منشور محمدی

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد - توریت بلا تورایہ انجیل متجیل - گویان صفت و سیرت سرور محمد

نمبر ۱۶ | مطبوعہ رحمان صاحب السارکیہ مطابق ۱۳۰۴ | جلد ۱۶

اشتہار ہر اخبار عشوار رمضان ۱۳۰۴ ہجری مطابق ۱۸۸۷ عیسوی کی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ ریونی آرڈر بلام محصول آنی چاہیے

قبولِ اسلام

کودھیانہ - یہان مدرسۂ حقانی مین بتاریخ یکم مئی ایک شخص شیر سنگھ نام بر خلاف رغبت خود بخود طالب ایمان ہوا بندہ نے اسکو کلمہ شہادت کا پڑہا کر عقاید باطلہ سے توبہ کرائی وضو و غسل کرایا الحمد شریف کا سبق بھی پڑہایا اور بجاے شیر سنگھ کے اسکا نام **محمد شیر** رکہا - اے خدا تو اسلام کی ترقی کر - اور مسلمانون کو ہمت دے - آمین -

راقم مسلمین نور محمد مدرس حقانی کودھیانہ

بقیہ سوال عدم ضرورت قرآن بولفہ بادری جی ایل ٹھاکر داس پریولو

دیکھو متی ۲۳ باب آیت ۹ (اور زمین پر کسیکو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہی جو آسمان پر ہے) ایضاً یوحنا ۱ باب آیت ۱۲ لیکن جتنون نے اوسے قبول کیا اوس نے اونہین اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہون یعنی اونہین جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہین ۱۳ وے نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوے ہین - ایضاً کتاب پیدایش ۳۲ باب آیت ۲۸ (اوسنے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہین بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تو نے خدا اور خلق پر اس قوت پائی اور غالب ہوا) یہان عام عیسائی کہدیا کرتے ہین کہ حضرت مسیح کو جو بائبل مین خدا کا بیٹا کہا ہی وہ تو الوہیت کے اعتبار سے ہی اور جو دوسرون مثلاً شاگردان مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہی وہ مسیح کے اقتدار بخشنے سے یعنے تربیت یافتہ

اور برگزیدہ خدا کے ہی پس جواب اسکا یہ ہی کہ بائبل مین
ایسی آیت کہان ہی کہ حضرت مسیح خدا تعالی سے جلال
یافتہ اور تربیت پائے ہوے اور اوسکے برگزیدہ نہین
ہین یا استغفر اللہ خدا کا ایمان حضرت مسیح نہین رکھتے
ہین۔ لیکن جبکہ بائبل مین کہین یہ نہین لکہا ہی بلکہ ثبوت
ان سب چیزون کا اوسمین درج ہی تو بیشک ثابت
ہوا کہ حضرت مسیح نے بھی خدا تعالی پر ایمان رکہنے اور
خدا تعالی کے اونکو برگزیدہ کرنے تربیت دینے اور اقتدار
بخشنے سے فرزند خدا کا نام پایا ہی۔ ایک اور مقام ہے
جسکو نصاری الوہیت مسیح کی دلیل جانتے ہین یعنے ۱۰ باب
یوحنا کی ۳۴ آیت مین تہوما مسیح کو کہتا ہی (اے میرے
خداوند اور اے میرے خدا) پس اگر مسیح صاحب الوہیت نہوتے
تو اونکو تہوما کیون خداوند اور خدا کہتا ہی یا اگر غلط
کہا تہا تو مسیح نے اوسکو منع کیون نکیا۔ اور جواب یہ ہی
کہ الوہیت مسیح کی یہ آیت جب دلیل ہوسکتی تہی کہ اس خطاب
سے بجز حضرت مسیح کے اگر کسیکو بائبل مین نہ کہا گیا ہوتا
یا کہنے پر کسیکے منع کیا گیا ہوتا حالانکہ بلا انکار کے کہا گیا
ہے پس یہ آیت مسیح کی الوہیت پر حجت نہین ہوسکتی ہے
دیہو زبور ۸۲ کی آیت ۶ (مینے تو کہا تم آلہہ ہو اور تم سب
حق تعالی کے فرزند ہو) ایضا کتاب خروج ۷ باب
آیت ۱ (پہر خداوند نے موسی سے کہا دیکہہ مینے تجہے
فرعون کے لئے خدا سا بنایا) ایضا کتاب پیدائش ۳۲ باب
آیت ۱۰ مین حضرت یعقوب اپنے بہائی عیسو کو کہتے ہین
تو یہ میرا ہدیہ میرے ہاتہ سے قبول کیجئے کیونکہ مین نے تو تیرا منہہ
دیکہا جیسا کہ خدا کا منہہ دیکہتے ہین اور خداوند کے لفظ

ساتھ خطاب کرنا تو اس قدر عام ہی جسکی حد نہین ہوسکتی
ہی پہلے زمانہ سے لیکر آج تک معزز لوگ کو خداوند کے لفظ
سے خطاب کرتے ہین اور خدا پرست ہونا ہی اسکی مخاطب
کیلئے شرط نہین ہی چہ جائیکہ وہ صاحب الوہیت ہووے
چنانچہ لابن کو جو ایک بت پرست شخص تہا اوسکی بیٹی راخل
نے جو حضرت یعقوب کے ساتھ منسوب تہی کہا (اے میرے
خداوند اوس سے ناخوش مت ہو جیسا کہ مین تیرے آگے
نہ اٹہہ سکتی ہون) علاوہ اس آیت ۲۸ باب ۲۰ یوحنا
کے ایک اور مقام ہی جسکو اعلی اور ادنی عیسائی الوہیت
مسیح کی حجت جانتے ہین وہ ہی جو کہ پہلی آیت ۱۰۰ زبور
کے ساتھ حضرت مسیح نے فریسیون کو الزام دیا ہی جسکا
قصہ منجملہ دیگر اناجیل اور خطوط کے ۲۲ باب متی مین اسطرح
پر مذکور ہی (۴۱ جب فریسی جمع تہے یسوع نے اونسے
پوچہا کہ ۴۲ مسیح کے حق مین تمہارا کیا گمان ہی وہ کسکا
بیٹا ہی وے بولے داؤد کا ۴۳ اوسنے اونسے کہا
پہر داود روح کے بتانے سے کیونکر اوسے خداوند
کہتا ہی کہ ۴۴ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ جب
تک مین تیرے دشمنون کو تیرے پانؤن کی چوکی نکرون
تو میرے دہنے بیٹہہ ۴۵ پس جب داؤد اوسکو خداوند
کہتا ہی تو وہ اوسکا بیٹا کیونکر ٹہہرا) کہ اوسمین مسیح کی
گواہی اپنی الوہیت پر ہی۔ حالانکہ یہ خیال بھی نصاری
کی ایک غلط خیال ہے بلکہ صریح دلیل اسپر ہی کہ حضرت
مسیح کو ابن داؤد کہنا ایک افترا بیجا اور نسبت ناجایا
ہے کیونکہ صلبی نسب تو بوجہ باپ نہونے کسی شخص کے
حضرت مسیح کے لئے حضرت داؤد کے ساتھ پائی نہین

جاتی رہے مرتبہ بڑی کا جو بالاتر مرتبہ یا صاحب
شریعت کیطرف چھوٹے درجہ والون اور پرورش
پانیوالون ماتحتون اور امتیون کے دریافت ہوتی ہی
جسکے اعتبار سے یہ لوگ روحانی فرزند اور وہ بالاتر
مرتبہ والے یا صاحب شریعت روحانی باپ ہوتے ہین
یہ نسبت بھی باہم حضرت عیسی اور حضرت داود کے ثابت
نہین ہوتی ہی تاکہ حضرت داؤد باپ کہے جاوین اور حضرت
مسیح اونکے بیٹے کیونکہ حضرت داؤد شریعت موسوی
کے پیرو اور تعلیم دینے والے ہوے اور حضرت عیسی
نے عہد کی شریعت لائے اور عجیب و غریب معجزے
انکو بخشے گئے پس بحیثیت اسطرح کی بزرگیون کے حضرت
داؤد سے حضرت مسیح بالاتر اور معزز بیشتر ہین چنانچہ
اسی نظر سے حضرت داؤد انکو اپنا خداوند یعنے آقا کہتے
ہین اور یہ وجہ کہ ہمنے بیان کی چونکہ یہود کے یہان
پہلے سے تسلیم کی ہوی تہی اس لئے آیت اول زبور
۱۱۰ کی پیش کرنے سے دو باتین خوب ثابت ہوگئین
ایک حقیقت رسالت مسیح کی جانب سے خدا تعالی کے
دوسرے اوس افواہ کی تکذیب جو فریسی وغیرہ یہود
حضرت مسیح کو ابن داؤد کہتے اور اونکے قدم بقدم ہوکر
اسکے ثبوت مین نصاری نہایت زور لگاتے ہین۔
عام عیسائیون کو اسبارہ مین کیا کہا جاے مؤلفان
اناجیل مین سے دیباچہ مین متی نے اور تیسرے باب مین
لوقا نے بوسیلہ یوسف نجار کے حضرت مسیح کا حضرت
داؤد کے ساتھ پیدایشی نسب نامہ درج کر دیا اور
اوس سے زنش مسیحی کو جو فریسیون کو کی گئی یاد نہ رکھا

اہل فہم جان سکتے ہین کہ اناجیل مذکور کے مؤلفان سے
یہ لغزش تالیفی ہوی ہی جسکی اصلاح درکار ہی کیونکہ
نسب نامہ پیدایشی کے لئے پیدایش مین تعلق درمیان
منسوب اور منسوب الیہ کے لازمی شرط ہی پس جب
شرط نہ پائی گئی تو مشروط کی خود نفی ہوگئی۔ اس کے
سوا ایک اور بات ہی جسسے غلطی ان نسب ناموں
کی روشن ہی کہ خود یہی مؤلف پیدایش مسیح کے بابت حضرت
مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا بیان کرتے ہین اور کہین
ثابت نہین ہی کہ کبھی یوسف نے حضرت مسیح کے حق مین
کہا ہو کہ میرا بیٹا ہی یا کہ حضرت مسیح نے فرمایا ہو کہ یوسف
میرا باپ ہی۔ رہی یہ بات کہ مسیح کا خدا کے دہنے بیٹھنا
الوہیت کا نشان ہوے سو یہ خیال بھی درست نہین ہی
کیونکہ یہ مضمون اپنے ظاہر معنی پر نہین ہوسکتا ہی خدا تعالے
مثل انسان وغیرہ کے نہین ہی جسکے لئے درحقیقت دہنے
یا بائین ٹھیک ہوسکے وہ ایک تمثال ہی اور حضرت مسیح کے
لئے انسانی تن بیشک ثابت ہی بلکہ اوسوقت تو کیا
ذکر ہی کبھی بھی ثابت نہین ہوتا ہی کہ حضرت مسیح کا انسانی
بدن محض فنا ہوجائیگا اسصورت مین مسیح کا خدا کے
دہنے بیٹھنے سے مطلب خدا کا اونکی حمایت کرنا اور مثل حضرت
ادریس اور الیاس کے آسمان پر اونکا اوٹھا لینا ہوسکتا
ہی اور آسمان پر کسیکو خدا کا اوٹھا لینا اور حمایت کرنا
اوس شخص کی الوہیت کا نشان نہین ہی البتہ ایک
قسم برگزیدہ ہونیکا نشان ہی بلکہ حضرت ادریس اور
الیاس کا زندہ اوٹھایا جانا کتاب سے ثابت ہی بخلاف
حضرت مسیح کے کہ اونکا دوبارہ زندہ ہوکر آسمان پر

جانا انجیل مین مرقوم ہی - چنانچہ پیدائش ۵ باب آیت ۲۴ مین حضرت ادریس کی بابت ہی (اور حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور غائب ہوگیا اس لئے کہ خدا نے اُسے لے لیا) اور حضرت الیاس کے بابت ۲ سلاطین ۲ باب آیت ۱۱ مین اسطرح مندرج ہی ہی (کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑون نے درمیان آکے اون دونو کو جدا کیا اور ایلیاہ بگولے مین ہوکے آسمان پر چلا گیا) ظاہر ہی کہ اونکا زندہ آسمان پر چلا جانا یہہ ثابت نہین کرتا ہی کہ اونکی حیات مثل خدا کی حیات کے ہی" اس لیئے زندہ اوٹھائے گئے - یا کہ حنوک کا خدا کے ساتھ ساتھ چلنا اسطرح پر ہے کہ جیسے انسان وغیرہ ساتھ ساتھ چلا کرتے ہین پس جیسے یہان ہمارا اپنے ظاہر معنی مین نہین ہی ایسے ہی رہنے بیٹھنے مسیح کا یہان حال ہے الحاصل جب ظاہر ہوچکا کہ یہہ مذکورۂ بالا نصاری کی حجتین باطل ہین اور خدا کے لئے دوسرا خدا ہونا بھی صریح غلط اس لئے کافی ہے کہ حضرت مسیح کی مملوکیت کی سند مین آیت ۷ باب ۲۰ یوحنا کو ہم سنا وین -

(یسوع نے کہا مجھ کو مت چھو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا پر میرے بھائیون پاس جا اور اونہین کہہ کہ مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون)

اسکے سوا نصاری ایک اور حجت الوہیت مسیح پر پیش کیتے ہین کہ عدالت کرنے کے لئے یعنے نکوکارون کو جزا اور بدکارون کو سزا دینے کیواسطے دوسرے دنیا مین آمد مسیح ثبوت الوہیت کے ساتھ ثابت ہے اور مسیح نے فرمایا ہی کہ باپ کسیکی عدالت کرتا ہی اوسنے سب عدالت بیٹے کو سونپ دی ہی پس اگر اوسمین الوہیت نہوتی تو اوسکو یہ جلال کی شان حاصل نہوتی اسکے جواب کی تقریر یہہ ہی کہ دوبارہ آمد مسیح دو حال سے خالی نہین ہی یا تو ہی قیامت مین ہووے کہ جسمین زمانہ سے حضرت آدم کے لیکر کل پیدا شدہ آدمی زندہ اور حساب کے لئے حاضر کئے جائینگے - یا اس بڑی قیامت سے پیشتر - لیکن مذکورۂ بالا بڑی قیامت مین اپنی آمد کو حضرت مسیح نے انجیل مین کہین نہین فرمایا بلکہ اس نے فرمانے سے (مگر کیا ابن آدم آکے زمین پر ایمان پاویگا - آیت ۸ باب ۱۸ لوقا) اور نیز دوسرے آیات سے ثابت ہی کہ یہہ دوبارہ آمد اوس بڑی قیامت سے پیشتر ہی ہوگی - اس لئے کہ خدا تعالی جو ثابت الاول ہی اپنے اوس قول کو جو آسمان پر حضرت مسیح کے ٹھہرنے کی بابت وعدہ فرمایا ہی کہ (جب تک مین تیرے دشمنون کو تیرے پانوُن کی چوکی نکرون) یعنے تجھکو بدیونون اور بے ایمانون کے نیست اور نابود کرنے اور ایمان والون پر ستمکارون کی حمایت کرنیکے واسطے جو کہ بلحاظ نہایت کمی تعداد کے بمنزلۂ معدوم کے ہونگے جنگ نہ بھیجون آسمان پر ٹھہر - کیونکہ آیت ۸ باب ۱۸ لوقا سے صاف ظاہر ہی کہ دوبارہ آمد حضرت مسیح کی جس زمانہ مین ہوگی اوسمین بڑی خرابیان اور بے ایمانی پائی جاتی ہونگی پس یہہ آمد حضرت مسیح کی ایک قسم کی امداد ہے جو انہون نے حضرت خدا تعالے کیواسطے ہوگی جسکے سبب انکے واسطے بڑی شادی شوکت حضرت مسیح بخشی ہوگی

۵ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ
منشور محمدی نمبر ۲۵ جلد ۱۶

قواعد سفر حاجیان مکہ معظمہ

متعلقہ کوٹھی طامس کوک اینڈ سن

جو کہ ۱۸۸۷ء کے گورنمنٹ انڈیا نے انتظام روانگی حاجیان مکہ معظمہ بغرض آسایش حاجیان موصوف سپرد ہماری کوٹھی کے کیا ہی لہذا قواعد حسب ذیل واسطے آگاہی مسافران مکہ معظمہ تحریر کئے جاتے ہین **نمبر ۱** ہمارا انتظام روانگی حاجیان سال حال سے مکمل ہو کر جاری ہے لہذا مسافران مکہ معظمہ اسوقت روانہ ہو سکتے ہین۔ **نمبر ۲** ٹکٹ تمام اضلاع کے سرکاری صدر خزانون مین جہان اہل اسلام کی سکونت زیادہ ہی رہیگی اور وہین خزانے سے فروخت ہونگے۔ **نمبر ۳** ٹکٹ مذکور یکم اپریل ۱۸۸۷ء سے خزانون مین موجود رہینگے **نمبر ۴** ہندوستانی ریاستون مین جہان سکونت اہل اسلام زیادہ ہی ٹکٹ رہینگے اور وہین سے فروخت ہونگے مثل حیدرآباد دکن۔ بڑودہ۔ بھوپال جوت پور وغیرہ۔ **نمبر ۵** ٹکٹ مسافر کے ضلع یعنی خزانہ صدر سے جہان سے فروخت ہونگے جدہ تک مع محصول ریل اور جہاز کے کہے ہین **نمبر ۶** ٹکٹ جو صرف ایکطرف سے جائیگا ہی اگر وہ مسافر خرید کریگا تو اسکا پورا محصول مقررہ دینا پڑیگا کچھ تخفیف نہین ہی **نمبر ۷** ٹکٹ ریٹرن جو مسافر کے ضلع سے جدہ تک مع محصول جائیگا اور پھر جدہ سے مکان کو واپس آئیگا ہی اوسکا محصول جہاز چہارم کم دینا پڑیگا **نمبر ۸** ریٹرن ٹکٹ مسافر کے ضلع سے یعنے خزانہ صدر سے بمبئی تک ریل کا اور بمبئی سے جدہ تک جہاز کلان کا اور جہاز کلان سے آمد و رفت زمین کنارہ سمندر سے جدہ مین بذریعہ کشتی خرد کے ہوگا شامل ہے **نمبر ۹** جسوقت ٹکٹ خزانہ سے خرید کیا جائیگا تو محصول بمبئی تک کا دینا پڑیگا پھر کچھ ضرورت علیحدہ ریل پر ٹکٹ لینے کی نہین ہی وہ ہمارا ٹکٹ ریل پر کافی ہی **نمبر ۱۰** ٹکٹ اس قسم کے ہین کہ مسافر بذریعہ ریل بمبئی پہونچیگا تو ملازمان ریلوے لیجینگے اول کے تئین ٹکٹ کو جو نشان علیحدہ کرنیکا بنا ہی چاک کرلینگے باقی اور کل ٹکٹ واپس دینگے **نمبر ۱۱** جہاز کلان کا ٹکٹ بمبئی پہونچنے پر علیحدہ کرکے لیا جائیگا اور دوسرا ٹکٹ بعوض اوسکے بلا قیمت ملیگا **نمبر ۱۲** جدہ سے سمندر مین بذریعہ کشتی خرد جہاز کلان پر جانا ہوگا اوسکا ٹکٹ جہاز پر علیحدہ کرلیا جائیگا اوسیطور پر بوقت اوترنے جہاز کے جدہ مین جو بمبئی سے پہونچیگا۔ **نمبر ۱۳** باقی ٹکٹ ریٹرن جو واپسی کا رہیگا اوس مسافر کو حجاج اپنے ساتھ مکہ معظمہ یا جس جگہ جاوہ لیتا جائیگا پھر وسطرف سے بوقت واپسی مکان بھی کارروائی مندرجہ صدر ہوگی جیسی اسطرف سے جدہ تک ہوگی۔ **نمبر ۱۴** جو حصہ ٹکٹ اوپر کا باقی ہوگا اوسکو مع ٹکٹ ریل کے اپنے صدر مقام پر پہونچنے پر ملازمان ریلوے اسٹیشن کو دینا چاہیے یا جہان سفر ختم ہو۔ **نمبر ۱۵** اگر مسافران حجاج روانگی سے کچھ عرصہ پیشتر ٹکٹ خرید لینگے تو انتظام روانگی مین بہت آسانی ہوگی اور اونکو اندیشہ نکرنا چاہیے کہ پیشتر سے ٹکٹ لے لینے مین ہمارا نقصان ہوجائے گا شاید فوت ہوجائے یا بیمار ہوجاے۔ یا کسیوجہ سے جانا نہو سکے ایسی ہر حالت مین ٹکٹ پیش ہونے پر زر قیمت ٹکٹ مذکور اوسکو یا اوسکے وارثون دیجائیگی اور درصورت تلف ثابت ہونے پر قیمت دیجائیگی **نمبر ۱۶** اگر کوئی مسافر اتفاقاً بعد روانگی راستہ مین فوت ہوجاے تو جس قدر حصہ ٹکٹ بعد صرف کے باقی رہیگا اوسکی قیمت بعرفت حاکم اوس ضلع جہان متوفی رہتا تھا اوسکے وارثون کے دینے کو بھیجدیجائیگی یہ وارثون کا اوس رجسٹر سے جسمین نام مسافر مع سکونت و ولایت درج ہوگا چلیگا۔

نمبر ۱۷ جو مسافر ریٹرن ٹکٹ لیکر جائینگے اگر وہ مکہ معظمہ پہونچکر چاہینگے کہ ہم دوسرے سال کے حج تک مکہ معظمہ مین رہین اور کسی اور جگہ زیارت کو جائین تو اونکو اختیار ہی وہ رہسکتے ہین اور دوسرے سال کے حاجیون کے ہمراہ بذریعہ اوسی ٹکٹ کے واپس آنے کیلئے کافی ہوگا۔

نمبر ۱۸ جو مسافر بمبئی پہونچکر چاہینگے کہ ہمارا نقد روپیہ یہان جمع کرلیا جاوے اور جدہ مین ہمکو دیا جاوے تو حسب درخواست اونکے بمبئی مین روپیہ مذکور جمع کرلیا جائیگا اور جدہ مین اوس رسید کے پیش کرنے پر جو یہانسے ملیگی واپس دیا جائیگا مگر کچھ فیس خفیف لیجائیگی۔

نمبر ۱۹ جو مسافر جدہ پہونچکر چاہینگے کہ اپنا زر نقد یا کوئی قیمتی اشیا یا اسباب وغیرہ بوقت روانگی مکہ معظمہ جدہ مین چھوڑ جاوین تو وہ بہت حفاظت سے رکھا جائیگا اور بوقت واپسی مالک کو دیا جائیگا مگر کچھ فیس جو مقرر ہوگی دینا پڑیگی۔

نمبر ۲۰ ہمارے گماشتہ بمبئی اور جدہ مین موجود ہین وہ ہر طرح سے مدد حجاجون کو دینگے۔

نمبر ۲۱ جہازون کی روانگی کی تاریخ کچھ مشتہر سے مقرر ہوکر ہر صدر خزانہ مین اطلاع دیجائیگی تاکہ مسافرون کو وہان دریافت کرنے پر معلوم ہوجاوے اور اسی حساب سے وہ روانہ ہون تاکہ بمبئی مین بلاوجہ زیادہ نہ پڑا رہنا پڑے اور فضول خرچ سے بچین اور جہاز کی روانگی کے واسطے بھی مسافر کافی طور پر حسب ہون

نمبر ۲۲ لیسے معتبط اور عمدہ جہازون پر مسافر روانہ کئے جائینگے تاکہ کچھ خوف تلف جانکا نہو اور ہر طرح سے آرام رہی

نمبر ۲۳ مسافر کو جہاز مین جگہ اسقدر کافی مندرجہ قانون سرکاری جدید جو حال مین جاری ہوا ہی دیجائیگی تاکہ وہ بہت آرام سے سوسکین یا بیٹھ سکے۔

نمبر ۲۴ ہر ایک جہاز حاجیون مین ہمارا ایک ملازم ایسا ہوگا کہ مسافرونکی بخوبی نگرانی کرے تاکہ کسیکو تکلیف نہو۔

نمبر ۲۵ ہر جہاز مین جو حاجیون کا ہوگا ایک حکیم اہل اسلام مع ادویات انگریزی کے رہیگا تاکہ بوقت ضرورت معالجہ کرے۔

نمبر ۲۶ جو ملازم اس انتظام مین ہون گے سب اہل اسلام وعمدہ ہون گے۔

نمبر ۲۷ اون اضلاع مین جہان سب ڈویژن ایجنسی صاحب یا اسسٹنٹ صاحب محمد سلامت الرحمان بغرض مشورہ وسمجھانے حالات اس انتظام کے اہل اسلام کو گئے تھے اوسوقت اکثر جگہہ مسلمانون کے بنام زر مکہ کمیٹی بنے یہان مقرر کی ہی لہذا اوس کمیٹی کی معرفت رائے اہل اسلام ومشورہ اس انتظام مین لیا جائیگا اور ہر اہل اسلام کو علیحدہ رائے دینے کا اختیار ہی۔

نمبر ۲۸ پروانہ راہداری جو ابھی تک مسافران مکہ معظمہ کو معرفت حاکم ضلع کے ملتا تھا اور متعلق پروانہ مذکور کی صاحب کمشنر پولیس بمبئی کے یہان ہوتی تھی اسوجہ سے مسافران کو بہت دور جانا ہوتا تھا۔ اب آیندہ سے یہ تکلیف نہوگی کیونکہ وہ اختیار گورنمنٹ انڈیا نے ہماری کوٹھی کو دیا ہی لہذا اب جسجگہ خزانے سے ٹکٹ ملیگا وہین پروانہ راہداری بھی ملیگا۔ اور ہمارے اس دفتر مین جو ہابت قریب مکان قیام حاجیون کے ہی تصدیق ہوگی اگر کوئی مسافر بھی چاہتا ہی کہ ہم صرف بمبئی مین پروانہ لین ضلع سے نہ لیوین تو ہمارے دفتر مین بمبئی سے پروانہ ملیگا پھر بھی ضرورت تصدیق کی بھی نہوگی۔ مقام محلہ بھنڈی بازار۔

نمبر ۲۹ سرکاری صندوق خزانون مین ہمیشہ مفصل حال ہر وجہ کے ٹکٹ کی قیمت کا معلوم ہوگا بابت سال آیندہ کے۔

نمبر ۳۰ اگر کسی جگہ سے ۳۰ آدمی سے زیادہ روانہ ہون گے اور وہ چاہینگے تو دس یوم قبل روانگی سے اطلاع دینے پر ہمارا ایک ملازم جائیگا اور ریل پر ہمراہ رہکر بہت آرام سے بمبئی

پہونچیگا نمبر ۳۱ محصول ٹکٹ جو سال حال کے مسافران
کے جدے جانے کو صرف ایک طرف سے مقرر ہوائی حسب ذیل ہے
درجہ اول ۶۰ - درجہ دوم للعہ درجہ سوم ۳۰
یہ کرایہ مندرجہ صدر صرف جہاز کا بمبئی سے جدہ جانیکا ہی
اور محصول ریل بمبئی تک جانے کا علحدہ ہوگا۔
نمبر ۳۲ محصول ریٹرن ٹکٹ جو بمبئی سے جدہ تک
جانے اور پھر وہان سے واپس آنے کا ہی جسکا جہاز
محصول جہاز کم ہے وہ حسب ذیل ہے یہ بھی محصول صرف
جہاز کا ہی ریل کا محصول علحدہ ہوگا۔
درجہ اول للعہ ۹۰ درجہ دوم ۶۰ درجہ سوم للعہ ۴۵
نمبر ۳۳ محصول کشتی خرد کا جس مین جدہ مین جہاز
پر جانا ہوگا اور پھر جدہ مین زمین پر جہاز سے اترنا
ہوگا بالفعل ٹکٹ کے محصول سے علحدہ لیا جائیگا۔ جسکی تعداد
دونون طرف کی ایک روپیہ ہے نمبر ۳۴ غالبًا
ہر سال محصول مین کمی اور بیشی ہوتی رہیگی نمبر ۳۵
امید ہی کہ جسقدر مسافر زیادہ روانہ ہون گے اوسیقدر
ہر سال محصول تخفیف کیجائیگی نمبر ۳۶ ہمارے اس
انتظام کے ذریعہ سے روانگی مین مسافرون کو سب سے زیادہ
یہ فائدہ ہی کہ گورنمنٹ کیطرف سے بہت مدد ہر طرح کی
ہی اور ہمیشہ مدد ہوتی رہیگی تاکہ مسافران حجاج کو کسی
طرح سے کچھ تکلیف نہو نمبر ۳۷ اس انتظام مین
کچھ مذہبی افعال مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہے۔
نمبر ۳۸ انتظام ہوگا کہ ہر جہاز حاجیون مین عورات
علحدہ پردے مین اگر وہ چاہتی ہین رہین اور عورتین
اونکی خدمت یعنے انکے پاس کرنے جانے کو مقرر ہونگی۔

اور پاخانے اونکے علحدہ ہر دو ان کے پاخانے سے ہون گے
نمبر ۳۹ پانی اور بکثرتی سوختنی کی نسبت ایسا انتظام
کیا جاویگا تاکہ ہر مسافر کو کافی طور پر ملے کچھ شکایت
نہو وے نمبر ۴۰ نسبت فروخت جنس غلہ وغیرہ
جہاز مین ونیز کھانے کی نسبت بھی انتظام زیر تجویز ہے
نمبر ۴۱ ہمارے ٹکٹ مین جو ریلوے ٹکٹ شامل
ہے اوسکی کل کارروائی مطابق قانون ریلوے اوسی
طور پر ہوگی جیسا کہ اسٹیشن ریلوے پر ٹکٹ خریدنے
سے ہوتی ہے اور اسی طور کا فائدہ بھی حاصل ہوگا۔
نمبر ۴۲ اگر کبھی بوجہ احتمال خرابی موسم کے مسافر
چاہین گے کہ پیشتر سے جدہ کو روانہ ہون تو درصورت
اطلاع کافی طور پر جمع ہو جانے مسافران کے فورًا بندو
بست روانگی کر دیا جائیگا۔ یعنے جہاز کے لائق مسافر
ہونے پر روانہ کئے جائین گے نمبر ۴۳ بمبئی مین۔
جہاز سمندر کے کنارے گودی مین لگایا جائے گا
تاکہ مسافران پیدل جاکر سوار ہون پھر کشتی پر اندر سمندر
کے جانا نہوگا۔ اوسمین بہت آرام ملیگا۔ اور کچھ اندیشہ
تلف جان کا نہوگا۔ نمبر ۴۴ مقام بمبئی بغرض
قیام مسافران حجاج ایک بہت بڑا مکان جدید ایک
معزز اہل اسلام نے بنوایا ہی علاوہ ان مکانات کے
جو سابق سے ہین یہ مکان ریلوے اسٹیشن کے پاس
اور جگہہ سوار ہونے جہاز سے بہت قریب ہے۔
اوسمین قیام سے بہت آرام ملیگا بغیر از کرایہ ٹھہرنا
ہوگا نمبر ۴۵ یہ قواعد ہمیشہ کثرت رائے و مشورہ
اہل اسلام پر ترمیم و تبدیل ہوتے رہین گے۔

نمبر ۴۶ عالمانِ اہلِ اسلام وحاجیانِ مکہ معظمہ سے درخواست ہے کہ براہِ عنایت بغرضِ رفاہِ عام مسافرانِ مکہ معظمہ ہمیشہ اپنی رائے جو نسبتِ آسایش ہو ہماری کوٹھی کو تحریر فرمایا کریں تاکہ اوسپر غور ہوکر بشرطِ ممکن انتظام ہوتا رہے **نمبر ۴۷** ہمارے انتظام پر تمام دنیا میں سفر کرتے ہیں اور وہ انتظام نہایت عمدہ طور جاری ہے چونکہ سفرِ مکہ معظمہ اہلِ اسلام کا مذہبی تعلق ہی لہذا اہلِ اسلام کی رائے مشورہ کی زیادہ ضرورت ہے اور احتیاط۔

نمبر ۴۸ یہ انتظام بالفعل صرف جدہ تک آمد و رفت کا ہی ہے **نمبر ۴۹** ہدایت نامہ ملازمانِ انتظام ہذا ان قواعد سے علیحدہ جاری کیا گیا ہے **نمبر ۵۰** اس انتظام میں ایک شخص اہلِ اسلام بطور سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر اکثر اون جگہون پر جائیگا جہان سکونت اہلِ اسلام کی زیادہ ہے اور خزانہ صدر سے علیحدہ ہے اوس کے پاس ٹکٹ رہین گے وہ فروخت کریگا تاکہ مسافران کو دو خزانہ جانے کی تکلیف نہو۔

سورخہ ۱۵ ماہِ مارچ ۱۸۸۷ عیسوی۔

طامس کوک اینڈ سن۔ مقام بمبئی دفتر محلہ بھنڈی بازار

بمبئی سے جانیوالی اسٹیمروں کی روانگی کی تحقیق

تاریخین سالِ حال عیسوی کی موسم

روانگی بمبئی سے — جدہ پہونچنے کی

شعبان کی ۱۶ - تاریخ کو - رمضان کی ۱۱ تاریخ کو

شعبان کی ۲۴ - تاریخ کو - رمضان کی ۱۹ تاریخ کو

رمضان کی ۹ - تاریخ کو - شوال کی ۹ تاریخ کو

شوال کی ۱۰ - تاریخ کو - ذیقعدہ کی ۶ تاریخ کو

شوال کی ۱۸ تاریخ کو ذیقعدہ کی ۱۶ تاریخ کو

ذیقعدہ کی ۳ تاریخ کو ذیحجہ کی ۱ تاریخ کو

مذکور تاریخون پر نہایت مصمم بہروسا ہی اوسمین کوئی تھوڑا سبب اگر درپیش ہوگا تو اوسکی تحقیقات دفترخانہ کے عملدارون سے ہوگی۔ اسی میعاد مین کامران دس روز قیام ہونے کا قسطنطنیہ بھی ہوگا۔

طامس کوک اینڈ سن۔

اشتہار تفسیر حقانی۔ اردو سلیس

مین یہہ تفسیر تحریر کیگئی ہی اسکے چھ جلدین ہین اور ایک مقدمہ مقدمہ جسمین خدا کی ذات وصفات اور نبوت اور ملائکہ وغیرہم حقیقت سے بحث ہی اور یاد ریون اور نیچریون وغیرہم مخالفین کے شکوک کا جواب ہی مجملا مطالب قرآن کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور مصطلحات قرآن کا بیان ہے، یہہ مقدمہ چھپ چکا ہے بارہ جزرمین بڑی تقطیع پر قیمت مع محصول ڈاک ۱۵ روپیہ ہین اول جلد کہ جسکو باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہی وہ بھی چھپ چکا ہی مین پارہ الم کی تفسیر ہی تخمیناً تین سو صفحے مین ہر صفحہ پر آیات لکھے ہین انکے نیچے ترجمہ باامحاورہ پھر تفسیر پھر مفسرین کے اقوال اور شانِ نزول اور علم معانی وبلاغت کی متعلق ابحاث قیمت مع محصول ڈاک ۱۰ روپیہ جلد زیر طبع۔ المشتہر محمد عبدالحق دہلی کوچہ ایمان۔

ہلال رمضان

بنگلور مین ہلال رمضان المبارک ۳۰ شعبان المعظم روز شنبہ کو نظر آیا اسلیے قرب وجوار اور مقامات دور ودراز سے خبر مین آئین۔ فقط ۱۲

در مطبع بحر الاسلام بنگلور باہتمام محمد لطیف طبع شد ۱۳۰۴